تاریخ الردّۃ

(جناب ڈاکٹر خورشید احمد فارق صاحب استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی)

(۱)

رسول اللہ کے بعد دشمنِ خدا کی گمراہی اور بڑھی اور اس گمراہی میں چند اہل خرد کو چھوڑ کر سارے بنو حنیفہ نے اس کا ساتھ دیا، ان کے لئے رجال بن عنفوہ کی یہ شہادت سب سے بڑا فتنہ ثابت ہوئی کہ رسول اللہ نے مسیلمہ کو خلافت میں شریک کر لیا ہے، رجال کا قصہ یہ ہے کہ وہ اپنی قوم کے ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، قرآن پڑھا اور سنت سے واقفیت حاصل کی، ابن عمرؓ ہماری نظر میں وہ سارے وفد سے افضل تھا اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی اور اُبی بن کعب کے پاس تلاوتِ قرآن سیکھنے جاتا تھا، وہ لوٹ کر یمامہ گیا اور اس بات کی جھوٹی شہادت دی کہ رسول اللہ نے مسیلمہ کو خلافت میں شریک کر لیا ہے، رجال کی راست بازی اور حق گوئی مسلّم تھی اس لئے اس کی یہ گواہی بنو حنیفہ کے لئے سب سے بڑا فتنہ ثابت ہوئی۔

رافع بن خدیج: رجال کا خضوع وخشوع، پابندی سے قرآن خوانی اور صلاح کی طرف میلان جو دیکھتا حیرت میں رہ جاتا، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے، رجال چند لوگوں کے ساتھ ہمارے پاس بیٹھا تھا، آپ نے فرمایا: "اس گروہ کا ایک فرد دوزخی ہے" میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو میرے سامنے ابو ہریرہ، ابو اروی دوسی، طفیل بن عمرو دوسی اور رجال بن عنفوہ چار آدمی تھے میں سب کو حیرت سے دیکھتا اور دل میں کہتا: یہ بدنصیب کون ہے؟ رسول اللہ کی وفات پر بنو حنیفہ مرتد ہو گئے تو میں نے رجال کے بارے میں دریافت کیا، لوگوں نے بتایا کہ وہ فتنہ میں گرفتار ہو گیا اس لئے کہ اس نے مسیلمہ کے حق میں شہادت دی کہ رسول اللہ نے اپنے بعد اس کو خلافت میں شریک

جاتا ہے یہ سن کر میں نے کہا واقعی رسول اللہ نے ٹھیک کہا تھا کہ اس جماعت کا ایک فرد دوزخی ہے۔ لوگوں نے رجّال کو کہتے سنا: دو مینڈھے سینگوں سے لڑ رہے ہیں (محمد اور مسیلمہ) ان میں ہمیں اپنا مینڈھا زیادہ پسند ہے۔"

ابن یشکری یمامہ کے معزز اور ممتاز لوگوں میں تھا، وہ اسلام پر قائم تھا لیکن (بدلے ہوئے حالات میں) اپنا اسلام چھپائے ہوئے تھا، وہ رجّال کا دوست تھا، اس نے ذیل کے شعر کہے جن کا یمامہ میں ایسا چرچا ہوا کہ عورت، بچہ بچہ سب کی زبان پر تھے۔

یاسعاد الفؤاد بنت أثال — طال لیلی بفتنة الرجال

سعاد بنت اثال، میرے دل کی ملکہ — رجّال کے فتنے سے میری راتیں دراز ہو گئیں

إنها یا سعاد من فتنة الدهر — علیکم کفتنة الدجال

سعاد، یہ فتنہ تمہارے لئے ایک بڑا حادثہ ہے — دجال کے فتنہ کی طرح

إن دینی دین النبی وفی القوم — رجال علی الهدی أمثالی

بلاشبہ میرا دین وہی ہے جو محمد کا ہے — اور بنو حنیفہ میں مجھ جیسے کافی مسلمان موجود ہیں

أهلك القوم محکم بن طفیل — ورجال لیسوا لنا برجال

محکم بن طفیل نے بنو حنیفہ کو تباہ کر دیا — اور ایسے لیڈروں نے جو ہمارے لیڈر نہیں ہیں

بزّهم أمرهم مسیلمة الیوم — فلن یرجعوه أخری اللیالی

مسیلمہ نے ان کا اقتدار و اختیار چھین لیا — اور وہ ہرگز کبھی اس کو واپس نہ لے سکیں گے

إن أمت میتتی علی فطرة الله حنیفا فإننی لا أبالی

اگر میں فطرۃ اللہ پر ایک حنیف مسلمان کی طرح — مروں تو مجھے موت کا کوئی خوف نہیں۔

ان اشعار کا علم جب مسیلمہ، محکم اور یمامہ کے اشراف کو ہوا تو انہوں نے ابن یشکری کو گرفتار کرنا چاہا لیکن وہ بھاگ گیا اور خالد بن ولید سے جا ملا اور ان کو یمامہ کی صورت حال اور بنو حنیفہ کی کمزوریوں سے مطلع کیا۔

مورخ لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو اسلام لایا اور پھر کافی عرصہ رسول اللہ کی صحبت سے مستفید ہو کر
مسلمان ہو گیا تھا، اس کو رسول اللہؐ نے مسیلمہ کو منانے کے لیے یمامہ بھیجا۔ یہ شخص کہتا تھا کہ اگر مسیلمہ نے
میری بات مانی تو میری ضرور ملنے گا۔ وہ یمامہ جا کر مسیلمہ سے ملا اور کہا کہ محمد کی خواہش ہے کہ تم ان سے
ملاقات کرو۔ اگر تم گئے تو خوش خوش لوٹ کر آؤ گے۔ شخص نے تالیف قلب کے لیے خوب چکنی چپڑی
باتیں کیں، وہ مسیلمہ سے تنہائی میں ملا کرتا اور اس کو مدینہ چلنے کی ترغیب دیتا، جب وہ زیادہ پیچھے پڑا
مسیلمہ نے کہا کہ میں سوچ سمجھ لوں۔ اس کے بعد اس نے رجال بن عنفوۃ، اور اپنے دوسرے مشیروں
سے صلاح کی تو سب نے جانے سے منع کیا اور کہا اگر تم گئے تو محمد تم کو مار ڈالیں گے۔ تم نے ان کی باتیں
نہیں سنیں۔ چنانچہ مسیلمہ نے شخص کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے سے انکار کر دیا،
لیکن اس کے ساتھ رسول اللہؐ سے گفتگو کے لیے اپنے دو معتمد بھیج دیئے۔ یہ دونوں رسول اللہؐ کے پاس
آئے۔ ایک نے کلمۂ شہادت پڑھا اور صرف رسول اللہؐ کا نام لیا (اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ) اور جو
باتیں کرنا تھیں کیں۔ جب وہ فارغ ہوا تو دوسرے نے کلمۂ شہادت پڑھا اور رسول اللہؐ کے نام کے ساتھ
مسیلمہ کا نام بھی لیا، (اشہد ان محمداً و مسیلمۃ رسولا اللہ) رسول اللہؐ نے کہا: تو جھوٹا ہے، مسیلمہ رسول نہیں
اس کو پکڑ کر قتل کر دو۔ صحابہ اس کی طرف جھپٹے اور اس کا کالر پکڑ کر گھسیٹنے لگے، اس کے ساتھی نے اس کا
ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا: رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان اس کو معاف کیجئے۔ صحابہ نے جب اس کو
چھوڑا تو اس نے کلمۂ شہادت پڑھا اور صرف رسول اللہؐ کا نام لیا۔ وہ اور اس کا ساتھی دونوں مسلمان
ہو گئے۔ رسول اللہؐ کے انتقال کے بعد وہ اپنے بال بچوں کے پاس یمامہ چلے گئے۔ بڑا عجیب بات یہ ہے کہ
جس نے غلط کلمۂ شہادت پڑھنے والے کا ٹیکا پکڑا تھا وہ فتنہ میں مبتلا ہوا اور مسیلمہ کے ساتھ لڑتا
مارا گیا۔ اور دوسرے جس کا ٹیکا پکڑا گیا تھا اسلام پر قائم رہا۔ اور خالدؓ کو بنو حنیفہ کے عسکری راز بتاتا تھا،
رسول اللہؐ کے سفیر نے جسے انھوں نے مسیلمہ کے پاس بھیجا تھا ان کو نبی چکنی چپڑی باتوں کا جال پھیلایا
کہ اگر جال ان کو منع کرتا تو وہ آنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا مسیلمہ کو قتل
[illegible] دونوں کے بارے میں [illegible]

مسیلمہ نے بھی گمراہی اور شعبدہ پر بنیاد رکھی میں سجاح کی گمراہی بھی شامل کر لی۔ وہ بنو تمیم کی ایک عورت تھی اس کے قبیلے والے اس کو نبی مان چکے تھے۔ اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، ایک مؤذن اور حاجب (دربان) مقرر کیا اور ایک منبر بھی بنوایا۔ اس کے ہم قبیلہ جب جمع ہوتے تو کہتے: حیات و حکومت ان لوگوں کا حق ہے جو سجاح کے رشتہ دار ہیں۔ عطارد بن حاجب بن زرارہ کہتا ہے:

ہماری نبی ایک عورت ہے جس کا ہم حکم بجا لاتے ہیں جب کہ دوسرے لوگوں کے نبی مرد ہوتے ہیں۔ دعویٰ نبوت بننے کے کچھ عرصہ بعد سجاح مسیلمہ سے لڑنے نکلی، اور اپنے ساتھ ان تمیموں کو بھی لے لیا جو اس کے ہم خیال تھے اور جن کی رائے تھی کہ سجاح مسیلمہ کی نسبت نبوت کا زیادہ مستحق ہے۔ جب سجاح مسیلمہ کے پاس آئی تو مسیلمہ اس سے تنہائی میں ملا اور کہا آؤ نبوت کے بارے میں تنہائی میں باہم گفتگو کر لیں، اور دیکھیں ہم دونوں میں نبوت کا زیادہ اہل کون ہے۔ سجاح نے اس تجویز کو خوش آمدید کہا، اس کے بعد مورخوں نے مسیلمہ کی سجاح کے ساتھ ایسی باتیں بیان کی ہیں جو نظر انداز کرنے کے قابل ہیں۔ ایک روایت ہے کہ جب خالد بن ولیدؓ نے باغی عربوں کی گوشمالی کی تو سجاح یہ سوچ کر کہ ملک عرب میں مسیلمہ سب سے زیادہ طاقتور سردار اور یمامہ سب سے زیادہ محفوظ جگہ ہے، اس کے پاس پناہ لینے آئی، اس نے مؤذن شبث بن ربعی کو ہدایت کر دی کہ اذان میں مسیلمہ کے نبی ہونے کی شہادت دیا کرے (اشہد ان مسیلمہ رسول اللہ) جب اس کی مسیلمہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا: میں نے سب کو چھوڑ کر صرف تم پر نظر ڈالی ہے اور تمہارا نام روشن کیا ہے حتیٰ کہ میرا مؤذن اذان میں بھی تمہارا نام لیتا ہے۔" اس کے بعد مسیلمہ نے سجاح سے نبوت کے بارے میں خفیہ بات چیت کی۔ جب مسیلمہ مارا گیا تو خالدؓ نے سجاح کو پکڑ لیا۔ سجاح مسلمان ہو گئی اور اپنے وطن لوٹ کر حسب سابق زندگی گذارنے لگی۔

بنیے اس کذاب کے ہاتھوں بنو حنیفہ سخت آزمائش میں مبتلا ہوئے وہ اُن کے بیماروں کے لئے شفا کی اور ان کے زمینوں اور بچوں کے لئے برکت و کامرانی کی دعا کرتا تھا۔ اور ان کو اپنی الٰہ ربیوں تقدس کا دعویٰ کرتا تھا۔ کچھ لوگ ایک نوزائیدہ بچہ کو اس کے پاس لے کر آئے۔ اس نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا ... اس کے سر پر ... ایک شخص آیا اور کہا: ...

اس بچہ کے علاوہ میرا کوئی بچہ دو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتا، اس کی عمر اس وقت دس برس ہے، کل میرے ہاں ایک اور بچہ پیدا ہوا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے لئے عمر درازی کی دعا کریں۔"
مسیلمہ: میں تمھاری خواہش پوری کرا دوں گا، پھر اس نے بتایا کہ (خدا نے) نوزائیدہ کی عمر چالیس سال منظور کی ہے، وہ آدمی خوش خوش لوٹا گھر پہنچ کر کیا دیکھتا ہے کہ بڑا لڑکا ایک کنوئیں میں گر چکا ہے، اور چھوٹا نزع کے عالم میں ہے، شام ہوتے ہوتے دونوں مرجاتے ہیں، یہ دیکھ کر ان کی ماں کہتی ہے: بخدا ابو ثمامہ کو خدا کے ہاں وہ منزلت حاصل نہیں جو محمد کو ہے"، بنو حنیفہ نے ایک کنواں کھودا جس میں میٹھا پانی کا سوتا تھا، وہ مسیلمہ کے پاس آئے اور درخواست کی کہ کنوئیں پر جاکر دعا کرے کہ وہ ان کے لئے باعثِ برکت ثابت ہو، مسیلمہ نے کنوئیں میں تھوکا تو اس کا پانی کھاری ہو گیا۔

ابوبکر صدیقؓ نے خالد کو تاکید کی تھی کہ بنو اسد اور غطفان نیز نواح مدینہ کے باغیوں سے فارغ ہو کر یمامہ کا رخ کریں، خالدؓ نے ان پر فتح پائی تو کچھ باغی مدینہ نکل بھاگے اور ابوبکر صدیقؓ سے درخواست کی کہ ہم سے بیعت لیجئے اور ہمیں امان دیجئے۔ انھوں نے کہا: مجھ سے تمھاری بیعت اور تمھارے لئے میری امان یہ ہے کہ تم خالد بن ولیدؓ اور ان کی فوج سے جا ملو، خالد جس کے بارے میں لکھیں گے کہ اس نے جنگ یمامہ میں شرکت کی، اس پر کوئی آنچ نہ آئے گی اور وہ اسلام کی امان میں رہے گا، جو حاضر ہیں وہ غیر حاضروں کو یہ خبر پہنچا دیں، میرے پاس مت آؤ، خالد کے پاس جاؤ۔" ابوبکر بن جہم کہتے ہیں کہ نواح مدینہ سے جو عرب خالد کے لشکر میں ضم ہوئے یہ وہی لوگ تھے جو جنگ یمامہ میں تین بار پسپا ہوئے اور مسلمانوں کو مصیبت میں ڈالا۔

شریک بن فزاری: میں عیینہ بن حصن (فزاری) کی طرف سے جنگ بزاخہ میں شریک تھا، پھر توفیق ایزدی میرے شاملِ حال ہوئی اور میں مسلمان ہو کر ابوبکرؓ کے پاس آیا، انھوں نے مجھے حکم دیا کہ خالد کے پاس جاؤں اور ایک خط دیا جس کا مضمون تھا:

"واضح ہو کہ تمھارا خط ملا جو لے کر آیا جس میں تم نے بزاخہ میں خدا کی عنایت کردہ فتح اور اسد و غطفان کی گوشمالی کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اب تم یمامہ کی طرف پیش قدمی کر رہے ہو جیسا کہ میں نے

تم کو بات کی بیعت اللہ ہو، اللہ کے لیے ڈرتے رہو، اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ باپ کی طرح لطف و شفقت سے پیش آؤ۔ خالد بن ولیدؓ! بنو مغیرہ کی شکست سے بچے رہنا، میں نے تمہیں سالار بنا کر اس شخص کی بات نادری ہے جس کی بات کبھی نہیں ٹالی (یعنی عمر بن خطابؓ) جب بنو حنیفہ کے پاس پہنچو تو خود سے کام لینا، تم اب تک ان جیسے دشمن سے مقابل نہیں ہوئے ہو، کیونکہ ان کا کل قبیلہ اول سے آخر تک تمہارے خلاف ہے، اور ان کا علاقہ بڑا بھی بہت ہے، جب تم وہاں پہنچو تو سارے معاملات کا انتظام خود کرنا، اپنے میمنہ، میسرہ اور رسالوں پر مخلص افسر مقرر کرنا، رسول اللہؐ کے ممتاز صحابہ سے مشورہ کرنا اور ان کے احترام و منزلت کا پورا لحاظ رکھنا۔ جب بنو حنیفہ صفیں درست کر کے لڑنے کے لئے آمادہ ہوں تو جیسے وہ لڑیں اسی طرح تم لڑنا۔ اگر وہ تیر چلائیں تو تم بھی تیر چلانا، اگر وہ نیزہ بازی کریں تو تم بھی نیزہ بازی کرنا، اور جب وہ تلوار سے لڑیں جس کے معنی ہیں یقینی موت، تو تم بھی تلوار سے لڑنا۔ اگر خدا تم کو فتح عطا کرے تو خبردار ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہ کرنا۔ ان کے زخمیوں کا کام تمام کرنا، ان میں جو بھاگ جائیں ان کا تعاقب کرنا، اور جو تمہارے ہاتھ آجائیں ان کو تلوار کے گھاٹ اتارنا، اور آگ میں جلا دینا، میری ان ہدایات کی خلاف ورزی نہ ہو، والسلام علیک"۔ یہ خط پڑھ کر خالدؓ نے کہا: سمعاً و طاعۃً (بہت اچھا تعمیل حکم کروں گا)

اہلِ یمامہ کو جب معلوم ہوا کہ خالد ان جیسے باغیوں کی سرکوبی کر کے دھاوے مارتے ان کی طرف آرہے ہیں تو وہ بوکھلا گئے۔ ان کا ایک مقتدر سردار تھا حکم بن طفیل وہ ساری رات بستر پر کروٹیں بدلتا اور کہتا

مسافر ہیں بری خبریں لا کر سناتے ہیں	کیا سب مسافر جھوٹ بولتے ہیں؟
أرى الركبان تخبر ما كرهنا	أكل الركب يكذب ما يقول
نہیں سب جھوٹ نہیں بولتے	کبھی کوئی تھوڑا سا جھوٹ بولتا ہے
ألا لا ليس كلهم كذوبا	وقد صدق بعضهم بعض قيل
انھوں نے سچ کہا ہماری اُن سے	ہمارا دن کی ہم سے اگر وہ جنت تو ہو گی سخت
	اور بڑی لڑائی ہو گی۔

وقد صدقوا الظن منا فیھم لنا إن جار بوادیھم طویل

یہ اشعار سنکر ابو حنیفہ نے سمجھ لیا کہ محکم اپنی گمراہی پر قائم ہے ، مسیلمہ کو بھی اطمینان ہوا ، محکم بن طفیل یمامہ کا ایک وجیہ سردار تھا اور صحابی زیاد بن لبیدؓ انصاری کا دوست، خالدؓ نے راستہ میں زیاد سے کہا کہ تم محکم کو کوئی ایسی بات کہلا بھیجو جس سے اس کو ہدایت ہو، زیادؓ نے ایک سوار کی معرفت محکم کو یہ شعر بھیجے اور ایک قول یہ ہے کہ مدینہ سے حسان بن ثابتؓ شعر لیکر گئے تھے :

محکم بن طفیل واہ واہ ! قدرت نے تمہیں کیسا وادی کا سانپ (مراد مسیلمہ) عطا کیا ہے

یا محکم بن طفیل قد أتیح لکم للہ درّ أبیکم حیۃ الوادی

محکم بن طفیل تم لوگ ان بکریوں کی طرح ہو جنھیں گڈریے نے بھیڑیوں کے حوالہ کر دیا ہو

یا محکم بن طفیل إنکم نفر کالشاء أسلمھا الراعی لآساد

کیا تم کو مسیلمہ سے بہتر لیڈر اپنی قوم، اولاد اور دوستوں میں نہیں ملا .

ما فی مسیلمۃ الکذاب من عوض من دار قومکم وأخوان وأولاد

یمامہ پر شاہسوار کی عزت سے بے خوف نہ ہونا - غبار کے نیچے شکاری کتوں کی طرح چست اور نڈر جانباز موجود ہیں .

لا تأمنوا خالدا بالبرد معتجرا تحت العجاجۃ مثل الأغضف العادی

یمامہ پر ایک مستقل تباہی آئے گی اگر خالد کے سوار یمامہ پر نیزے لئے ناگہاں گھس پڑے

ویل الیمامۃ ویل لا فراق لہ إن جالت الخیل فیھا بالقنا الصاد

پھر یہ سوار اس وقت تک تلوار سے ان کے اپنے گھوڑے نہ ہٹائیں گے .

جب تک تم قوم ثمود کی طرح تباہ نہ ہو جاؤ گے .

واللہ لا تنثنی عنکم أعنتھا حتی تکونوا کأھل الحجر أو عاد

یہ اشعار سنکر محکم بن طفیل کو خوش ہوئے ، اور دوسری طرف اس کو یہ خبر ملی کہ خالد بن ولید پہنچ گئے ہیں محکم نے کہا : خالد کچھ چاہتے ہیں اسے ہم کچھ نہیں اور خالد اس بات سے لگاؤ نہیں

کر سکے کہ بنو حنیفہ میں ایسے مخلص اور جان نثار لوگ ہیں جن کو مسیلمہ نے اپنا شریک و معتمد بنا لیا ہے اگر خا
یہاں آئے تو وہ دیکھ لیں گے کہ ان کے سامنے ان لوگوں سے مختلف لوگ ہیں جن سے اب تک ان کا سابقہ
پڑا ہے، پھر اس نے اہلِ یمامہ کے سامنے ایک تقریر کی جس میں کہا: آپ کا مقابلہ ایسے لوگوں سے ہے
جو اپنے لیڈر پر جان نثار کرتے ہیں، آپ بھی اپنے لیڈر پر جان نثار کر دیجئے۔ اسد اور غطفان کی طرف
خالدؓ نے تلوار کی دھار سے اشارہ کیا تو وہ بدکنے شتر مرغ کی طرح سرپٹ بھاگ گئے، اور آپ کو یہ بھی
یاد ہے، کہ بزاخہ میں جو لوگ خالدؓ کے ہاتھ آئے اُن کو اس نے آگ میں جلا دیا۔ پھر اس نے بنو حنیفہ
کا حوصلہ بڑھانے کے لئے کہا " آپ مسلمانوں سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔" (باقی)

عصرِ حاضر کی جمہوریت، اشتراکیت اور دیگر نظام ہائے زندگی کے مقابلہ میں اس پاکیزہ نظامِ خلافت کا ذکرِ جمیل جس سے بہتر نظام چشمِ فلک نے نہیں دیکھا۔

خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کی سیرت، سیاست اور اسلوبِ حکمرانی پر تحقیقی مقالات کا گنجینہ۔

ایڈیٹر تجلی مولانا عامر عثمانی کا مبسوط مقالہ "النعمان" بھی شاملِ اشاعت ہے۔

آج ہی

اپنے یہاں کے ایجنٹ سے اپنا پرچہ بک کرا لیجئے۔ براہِ راست ہم سے منگانا ہو تو سوا روپیہ ارسال فرمائیے رجسٹرڈ منگانا ہو تو ایک روپیہ دس آنے منی آرڈر کریں۔

سالانہ خریداروں کو یہ نمبر اسی رقم میں مل جائیگا۔